

بریلی سے دینیہ



- 10 مُفتی اعظم ہند بریلی سے مدینہ 5 ● بابرکت چوٹی
- 11 پچاسی گھر سے اپنے گھر تک 7 ● قید سے چھوٹ تو گئے!.....
- 14 مشکل کشا کا دیدار 8 ● بارش برسنے لگی
- 15 مزدور شہزادہ

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوالخیر

عظیم الشان

محمد الیاس عطار قادری رضوی

مکتبۃ الدینیہ
(دعوتِ اسلامی)

SC1286



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



شیطن لاکھ سُستی دلائے مگر بہ نیتِ ثواب یہ رسالہ
(20 صفحہ) پورا پڑھ کر اپنی دنیا و آخرت کا بہلا کیجئے۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عَرَض کی کہ میں (سارے ورد، وظیفہ
چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرود خوانی میں صرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری فکر و کُود و رکرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مُعاف
کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵ دار الفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں باب المدینہ کراچی کے علاقہ کھارادر میں
واقع حضرت سیدنا محمد شاہ دولہا بخاری سبزواری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی کے مزار شریف سے ملحقہ
حیدری مسجد میں تاجدارِ اہلسنت، شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتی اعظم ہند حضرت مولانا
مصطفیٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کا مُتَبَرِّک عمامہ شریف سر پر سجا کر نمازِ فُجْر پڑھایا کرتا

﴿فَرَمَانٌ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ جس نے مجھ پر ایک بار رُود پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ایک وئی کا میل کا عمامہ شریف بارہا میرے ہاتھوں اور سر سے مَس ہوا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ہاتھوں اور سر کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ اور جب ہاتھوں اور سر کو نہ چھوئے گی تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا ہی بدن محفوظ رہے گا۔ دراصل بات یہ ہے کہ مُتَدَكَّرہ حیدری مسجد میں اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت، عالمِ شریعت، واقفِ اسرارِ حقیقت، پیرِ طریقت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے خلیفہ مجازِ مدَّ اِخ الحبيب، صاحبِ قبالہ بخششِ حضرت مولانا جمیل الرحمن قادری رضوی عَلَیْہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کے فرزندِ اَزْ مُحَمَّد حضرت علامہ مولانا حمید الرحمن قادری رضوی عَلَیْہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی امامت فرماتے تھے۔ چونکہ مسجد سے آپ کا دولت خانہ تقریباً چھ سات کلومیٹر دور تھا لہذا فجر کی امامت کی مجھے سعادت ملتی تھی اور اُن کا حُضُور مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والا عمامہ شریف مجھے نصیب ہو جاتا، جس سے میں بَرَکتیں حاصل کیا کرتا۔ ایک بار حضرت مولانا حمید الرحمن عَلَیْہ رَحْمَةُ الْمَنَّان نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: میں اُن دنوں چھوٹا بچہ تھا اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ سے بھی اور ہر بچے سے ”آپ“ کہہ کر ہی گفتگو فرماتے تھے، ڈانٹنا، جھاڑنا اور تُو تکار آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزاجِ مبارک میں نہ تھا، ایک جُمُعرات کو میں بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کاشانہ رَحْمَت پر حاضر تھا کہ کوئی صاحبِ ملنے آئے اور وہ وقتِ عام ملاقات کا نہیں تھا لیکن وہ ملنے پر مُصر تھے۔ چنانچہ میں

﴿فَرَمَانٌ مُّصْطَفًّى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (برہان)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ کے خاص کمرے میں پیغام دینے چلا گیا مگر کمرے میں تو گنجا پورے مکان میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ کہیں نظر نہیں آئے۔

ہم حیران تھے کہ آخر کہاں گئے، اسی شش و پنج میں سب کھڑے تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ اچانک اپنے کمرہ خاص سے برآمد ہوئے، سب حیران رہ گئے اور پوچھنے لگے کہ جب ہم نے تلاش کیا تو آپ کہیں نظر نہ آئے مگر پھر آپ اپنے ہی کمرے سے باہر تشریف لائے اس میں کیا راز ہے؟ لوگوں کے عینم اصرار پر ارشاد فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں ہر مُجمرات کو اس وقت اپنے اسی کمرے یعنی بریلی سے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً حاضری دیتا ہوں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اُمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاُمَیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حرم ہے اُسے ساحتِ ہر دو عالم!

جو دل ہو چکا ہے شکارِ مدینہ (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُطْبِ مَدِیْنِہ کی گواہی

الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امامِ اہلسنّت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ زبردست عاشقِ رسول تھے۔ ان

پر آقائے مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خصوصی کرم تھا۔ بریلی شریف سے مدینہ

منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری کا ایک اور ایمان افروز واقعہ ملاحظہ ہو۔ چنانچہ سارکن

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفًّى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم﴾: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

مدینہ الحانج محمد عارف ضیائی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضور قطبِ مدینہ سیدی و مُرشدی و مولائی ضیاء الدِّین احمد قادری رضوی عَلَیْہِہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یہ اُن دنوں کی بات ہے جب اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ بقیدِ حیات تھے، میں ایک بار سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ فائضِ الانوار پر حاضر ہوا۔ صلوٰۃ و سلام غرض کرنے کے بعد ”باب السلام“ پہنچا، وہاں سے اچانک میری نظر سُنہری جالیوں کی طرف چلی گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ شہنشاہِ رسالت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوِاجَہَہ شریف کے سامنے دُستِ بَستہ حاضر ہیں۔ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ مدینۂ طیبہ زادِ اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا حاضر ہوئے ہیں اور مجھے معلوم تک نہیں۔ چُنانچہ میں وہاں سے مُوِاجَہَہ شریف پر حاضر ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ مجھے نظر نہیں آئے، میں وہاں سے پھر ”باب السلام“ کی طرف آیا اور جب سُنہری جالیوں کی طرف دیکھا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ مُوِاجَہَہ شریف میں حاضر تھے، لہذا میں پھر سُنہری جالیوں کے رُوبرو حاضر ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ غائب تھے۔ تیسری بار بھی اسی طرح ہوا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ محبوب و مُحِب کا معاملہ ہے، مجھے اس میں مُخْلِ نہیں ہونا چاہیے۔ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سُبْحَانَہُ غَفِیْ غُنَّہُ کے مُرشدِ کریم قطبِ مدینہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾ جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا سے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجااز و امجد)

بھی گواہی حاصل ہوگئی کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ بَاطِنِی طور پر مدینۃُ المُرشد بریلی شریف سے مدینۃُ الرُّسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حاضر ہوئے تھے۔

غَمِ مُصْطَفٰے جس کے سینے میں ہے گو کہیں بھی رہے وہ مدینے میں ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مفتی اعظم ہند بریلی سے مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا؟ سُنّیوں کے امام اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہِہِ پر ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر مہربان

تھے کہ بغیر کسی ظاہری سواری کے بریلی شریف سے مدینۃُ مُنَوَّرہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَطُّیًا بُلَا لیا

کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ کے شہزادے پر بھی کچھ کم کرم

نہیں تھا۔ چنانچہ تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضُورِ مُفْتٰی اعظم ہند مولانا مُصْطَفٰے رضا خان

عَلِیْہِ رَحْمَةُ السَّان کے ایک مُرید و ذمّہ دارِ دَعْوَتِ اسلامی نے مجھے تاجپور شریف (ناگپور، ہند) سے

ایک مکتوب کی فوٹو کاپی ارسال کی اُس میں ایک مُبَلِّغ دَعْوَتِ اسلامی کی کچھ اس طرح کی تحریر بھی

تھی: ۴۰۹ھ میں میرے والدین، بڑے بھائی جان اور بھابی صاحبہ کو حج کی سعادت نصیب

ہوئی، ان حضرات نے مدینۃُ مُنَوَّرہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَطُّیًا میں دو بے حد ایمان افروز مناظر ملاحظہ

کئے: ﴿۱﴾ والدِ محترم نے روضۂ انور کے قریب یہ رُوح پرور منظر دیکھا کہ سرکارِ مُفْتٰی اعظم ہند

مولانا مُصْطَفٰے رضا خان عَلِیْہِ رَحْمَةُ الرِّضْوٰنِ حَسْبِ معمولِ سرِ اقدس پر عمامہ شریف کا تاج سجائے،

چاند سا چہرہ چمکاتے اپنے مخصوص مدنی قافلے کے ہمراہ تشریف فرما ہیں! بڑی خیرانی ہوئی کہ

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی﴾ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر بُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بچا کی۔ (عبدالرزاق)

حُضور مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کو وصال کیے ہوئے تقریباً آٹھ سال گزر چکے ہیں یہاں کیسے جلوہ نمائی فرما رہے ہیں! حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنے بڑے بیٹے (یعنی میرے بڑے بھائی) کو یہ خبر دینے ڈھونڈنے نکلے، جب بڑے بیٹے سے ملاقات ہوئی تو پتا چلا وہ بھی والد صاحب کو ڈھونڈ رہے تھے، کیونکہ انہوں نے بھی یہ منظر دیکھ لیا تھا، چنانچہ اب دونوں دوبارہ اُسی مقام پر آئے تو سرکارِ مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ مع مدنی قافلہ تشریف لے جا چکے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

آقا کے قدموں میں موت

﴿۲﴾ دوسرا قابلِ صدر رشک منظر یہ دیکھا کہ ایک دراز قد، تنومند نوجوان سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آستانِ عرشِ نشان پر حاضر تھا اور قد میں شریفین میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگ رہا تھا کہ یکا یک گرا اور سرکارِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں پر نثار ہو گیا! والد صاحب نے بتایا کہ لوگوں کی بھیڑ لگ گئی، مُخْتَلَفُ اللِّسَانِ مسلمان اپنی اپنی زبان میں اُس خوش نصیب نوجوان کی ایمان افروز موت پر رشک کر رہے تھے۔ آہ کاش!۔

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا

میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

فَرَمَانِ مِصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر روزِ محمّدُ رُو د شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

پھانسی گھر سے اپنے گھر تک

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ایک مُرید امجد علی خان قادری رضوی شکار کے لیے گئے۔ اُنہوں نے جب شکار پر گولی چلائی تو نشانہ خطا ہو گیا اور گولی کسی راگیر کو لگی جس سے وہ ہلاک ہو گیا، پولیس نے گرفتار کر لیا، کورٹ میں قتل ثابت ہو گیا اور پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ عزیز و اقربا تاریخ سے پہلے روتے ہوئے ملاقات کے لیے پہنچے تو امجد علی صاحب کہنے لگے: آپ سب مطمئن رہئے مجھے پھانسی نہیں ہو سکتی کیونکہ میرے پیر و مرشد سیدِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے خواب میں آ کر مجھے یہ بشارت دے دی ہے: ”ہم نے آپ کو چھوڑ دیا۔“ رو دھو کر لوگ چلے گئے۔ پھانسی کی تاریخ والے روز مامتا کی ماری ماں روتی ہوئی اپنے لال کا آخری دیدار کرنے پہنچی۔ سُبْحَنَ اللہ سُبْحَنَ اللہ اپنے مرشد پر اعتقاد ہو تو ایسا! ماں کی خدمت میں بھی بڑے اعتماد سے عرض کر دی: ”ماں آپ رنجیدہ نہ ہوں، گھر جائیے، اِنْ شَاءَ اللہ آج کا ناشتا میں گھر آ کر ہی کروں گا۔“ والدہ کے جانے کے بعد امجد علی کو پھانسی کے تختے پر لایا گیا، گلے میں پھندا ڈالنے سے پہلے حسب دستور جب آخری آرزو پوچھی گئی تو کہنے لگے: ”کیا کرو گے پوچھ کر؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔“ وہ لوگ سمجھے کہ موت کی دہشت سے دماغ فیل ہو گیا ہے! چنانچہ پھانسی گرنے پھندا گلے میں پھندا دیا کہ تار آگیا: مَلِکَہ و کٹوریہ کی تاجپوشی کی خوشی میں اتنے قاتل اور اتنے قیدی چھوڑ دیئے جائیں۔ فوراً پھانسی کا پھندا نکال کر ان کو تختے سے اتار کر رہا کر دیا گیا۔ اُدھر گھر پر گہرام مچا ہوا تھا اور لاش لانے کا انتظام ہو رہا تھا کہ امجد علی قادری رضوی صاحب پھانسی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

گھر سے سیدھے اپنے گھر آ پہنچے اور کہنے لگے: ناشتا لائیے! میں نے کہہ جو دیا تھا کہ
 اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ ناشتا گھر آ کر کروں گا۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا ص ۰۰ اِبْتَصَرُف، برکلتی
 پبلشرز بابُ المدینہ کراچی) اللہُ عَزَّوَجَلَّ کَیْ اُنْ پَر رَحْمَتُہُو اُو ر اُنْ کَے صَدَقَے ہمارى

بے حساب مَغْفِرَتِہُو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آہیں دلِ اسیر سے لب تک نہ آئی تھیں

اور آپ دوڑے آئے گرفتار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُشکل کُشا کا دیدار

بعضِ اسلامی بھائیوں کو بابُ المدینہ کراچی کے ایک مُعَمَّر کاتب عبدالمجید بن

عبدالمالک پہلی بھیتی نے یہ ایمان افروز واقعہ سنایا: میری عُمُر اُس وقت تیرہ برس تھی، میری

سُوتیلی والدہ کا ذہنی توازن خراب ہو گیا تھا، اُن کو زنجیروں میں جکڑ کر چھت پر رکھا جاتا تھا،

بہت علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ کسی کے مشورہ پر میں اور میرے والد صاحب والدہ کو

زنجیروں میں جکڑ کر جوں توں پہلی بھیت سے بریلی شریف لائے، والدہ محترمہ مسلسل

گالیاں بکے جا رہی تھیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ کُو دیکھتے ہی گرج کر

کہا: تم کون ہو؟ یہاں کیوں آئے ہو؟ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے انتہائی نرمی سے فرمایا: محترمہ!

آپ کی بہتری کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ والدہ بدستور گرج کر بولیں۔ بڑے آئے بہتری

کرنے والے! جو چاہتی ہوں وہ بہتری کر دو گے؟ فرمایا: اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ۔ والدہ نے کہا:

﴿مَرَّانِیْ صَظَفَ﴾ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

”مولا علی مُشکِلُکُشَا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کا دیدار کروادو!“ یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے شانہ مبارک سے چادر شریف اُتار کر اپنے چہرہ مبارک پر ڈالی اور مَعَا (یعنی فوراً) ہٹالی۔ اب ہماری نظروں کے سامنے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نہیں بلکہ مولا علی مُشکِلُکُشَا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم اپنا چہرہ چمکاتے کھڑے تھے۔ ہماری بوڑھی والدہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ جلووں میں گم تھیں، میں نے اور والدِ محترم نے بھی خوب جی بھر کر جاتی آنکھوں سے مولا علی مُشکِلُکُشَا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی زیارت کی۔ پھر مولا علی مُشکِلُکُشَا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے اپنی چادر مبارک اپنے چہرے پر ڈال کر ہٹائی تو اب اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہمارے سامنے مُتَبَسِّم (یعنی مسکراتے) کھڑے تھے۔ پھر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ایک شیشی میں دوا عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: دو خُوراک دوا ہے، ایک خُوراک مریضہ کو دینا اگر ضرورت محسوس نہ ہو تو دوسری خُوراک ہر گز مت دینا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہماری والدہ صَرَف ایک خُوراک (یعنی Dose) میں تندرست ہو گئیں جب تک زندہ رہیں کوئی دماغی خرابی نہ ہوئی۔ اللہُ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہ وسلم مَغْفِرَت ہو۔

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار گج

یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿فَمَنْ مِصْطَفًى﴾ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

بابِ رَکَتِ چَوَئی

ایک بار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ کو حاجیوں کے استقبال کے لیے بندرگاہ جانا تھا، طے شدہ سواری کو آنے میں تاخیر ہوگئی تو ایک ارادت مند غلام نبی مستری بغیر پوچھے تا نگہ لینے چلے گئے۔ جب تا نگہ لے کر پلٹے تو دُور سے دیکھا کہ سواری آچکی ہے لہذا تا نگے والے کو پُچھائی (ایک روپے کا چوتھائی حصہ) دے کر رخصت کیا۔ اس واقعہ کا کسی کو علم نہیں تھا۔ چار روز کے بعد مستری صاحب بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْهِ میں حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْهِ نے انہیں ایک پُچھائی عطا فرمائی۔ پوچھا: کیسی ہے؟ فرمایا: اُس روز تا نگے والے کو آپ نے دی تھی۔ مستری صاحب حیران ہو گئے کہ میں نے کسی سے اس بات کا مُطْلَق تذکرہ نہیں کیا پھر بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کو معلوم ہو گیا۔ انہیں اس طرح سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کر حاضرین نے کہا: میاں بابِ رَکَتِ چَوَئی کیوں چھوڑتے ہو! تبرک کے طور پر رکھ لو۔ انہوں نے رکھ لی۔ جب تک وہ بابِ رَکَتِ چَوَئی ان کے پاس رہی کبھی پیسوں میں کمی نہ ہوئی۔ (مُلَخَّص از حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۳ ص ۲۶۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کَیْ اُنْ پَر رَحْمَتُ هُو اُو ر اُنْ کَے صَدَقَے هَماری بے حساب مَغْفِرَتِ هُو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم!

ہیں سخی کے مال میں حق دار ہم (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿فَرَمَانٌ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنوے ترین شخص ہے۔ (زبیر زیب)

قید سے چھوٹ تو گئے۔۔۔!

ایک بڑھیا جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی مُریدہ تھیں۔ ان کے شوہر پر قتل کا مُقَدَّمہ دائر ہو کر سزا کا حُکْم ہو گیا تھا کہ پانچ ہزار جُرمانہ اور بارہ سال قید۔ اس کی اپیل کی گئی۔ جب سے اپیل ہوئی تھی ان کا بیان ہے کہ میں روزانہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھی۔ فیصلے کی تاریخ سے چند روز قبل بڑی بی پردے میں لپٹی ہوئی بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ میں فریاد لے کر حاضر ہوئیں۔ فرمایا: کثرت سے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھئے۔ وہ چلی گئیں۔ درمیان میں کئی بار حاضر ہوئیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وہی فرما دیا کرتے۔ یہاں تک کہ فیصلے کی تاریخ آ گئی۔ حاضر ہو کر عرض کی: حُضُور! آج فیصلہ ہونا ہے۔ فرمایا: ”وہی پڑھئے۔“ بڑی بی وہی پُرانا جواب سُن کر کچھ خفا سی ہو گئیں اور یہ بڑ بڑاتے ہوئے چل دیں کہ جب اپنا پیر ہی نہیں سنتا تو دوسرا کون سُنے گا! جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے یہ کیفیت دیکھی تو فوراً آواز دے کر بڑی بی کو بلالیا اور فرمایا: پان کھا لیجئے، بڑی بی نے عَرَض کی: میرے منہ میں پان موجود ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اصرار کیا لیکن وہ کچھ ناراض سی تھیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے دستِ مبارک سے پان بڑھاتے ہوئے فرمایا: چھوٹ تو گئے اب تو پان کھا لیجئے! اب بڑی بی نے خوش ہو کر پان کھا لیا اور گھر کی طرف چل دیں۔ جب گھر کے قریب پہنچیں تو بچے دَوڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے: آپ کہاں تھیں؟ تار والا ڈھونڈتا پھر رہا ہے، خوشی میں گھر گئیں تار لیا اور پڑھوایا تو معلوم ہوا شوہر صاحبِ بری ہو گئے ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۳ ص ۲۰۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾ اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈگر ہوا اور وہ مجھ پر ڈر و ڈپاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تمنا ہے فرمائیے روزِ محشر

یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِیْمَارِ بَخْت بَیْدَار

سیدِ قناعت علی شاہ صاحب کمزور دل کے تھے۔ ایک بار کسی مریض کے خطرناک آپریشن

کی تفصیل سُن کر صدمے سے بے ہوش ہو گئے، لاکھ جتن کیے گئے لیکن ہوش نہ آیا۔ اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں درخواست پیش کی گئی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

سیدزادے کے سر ہانے تشریف لائے۔ نہایت ہی شفقت کے ساتھ ان کا سر اپنی گود میں

لیا اور اپنا مبارک رومال ان کے چہرے پر ڈالا کہ فوراً ہوش آ گیا اور آنکھیں کھول

دیں۔ زمانے کے دلی کی گود میں اپنا سر دیکھ کر جھوم گئے تعظیم کی خاطر اٹھنا چاہا مگر کمزوری کے

سبب نہ اٹھ سکے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے

حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرِ بالیس انہیں رَحمت کی ادا لائی ہے

حالِ بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿فَمَنْ مِصْطَفًى﴾ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر رُوئے جمعہ و دو بار رُو و پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (ترمذی)

دل کی بات جان لی

مدینۃُ اُمّ رشِدِ بریلی شریف میں ایک صاحب تھے جو بزرگانِ دین کو اہمیت نہ دیتے تھے اور پیری مُریدی کو پیٹ کا ڈھکوسلا کہتے تھے۔ ان کے خاندان کے کچھ افراد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے بیعت تھے۔ وہ لوگ ایک دن کسی طرح سے بہلا مہسلا کر ان کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لیے لے چلے۔ راستے میں ایک حلوائی کی دُکان پر گزم گزم اُمرتیاں (ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مُشابہ ہوتی ہے) تلی جا رہی تھیں، دیکھ کر ان صاحب کے منہ میں پانی آ گیا۔ کہنے لگے: ”یہ کھلاؤ تو چلوں گا۔“ ان حضرات نے کہا کہ واپسی میں کھلائیں گے پہلے چلو۔ بہر حال سب لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ اتنے میں ایک صاحب گزم گزم اُمرتیوں کی ٹوکری لے کر حاضر ہوئے، فاتحہ کے بعد سب کو تقسیم ہوئیں۔ دربارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کا قاعدہ تھا کہ ساداتِ کرام اور داڑھی والوں کو دُگنا حصّہ ملتا تھا، چونکہ ان صاحب کی داڑھی نہیں تھی لہذا ان کو ایک ہی اُمرتی ملی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ان کو دو دیجئے۔ تقسیم کرنے والے نے عرض کی: حضور! ان کے داڑھی نہیں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکرا کر فرمایا: ”اِن کا دل چاہ رہا ہے، ایک اور دیجئے۔“ یہ کرامت دیکھ کر وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُرید ہو گئے۔ اور بزرگانِ دین کی تعظیم کرنے لگے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا ص ۱۰۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَغْفِرَتِ ہو۔

(ابن عربی)

﴿فَرَمَانُ صَظْفَرُ﴾ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجَّهْ بِرُؤُودِ شَرِيفٍ بِرَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَرَحُّمَتِ بَجَّيْجَا۔

دل کی جو بات جان لے روشن ضمیر ہے
 اُس حضرتِ رضا کو ہمارا سلام ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
بَارِشِ بَرَسِنے لگی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں ایک نجومی حاضر ہوا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس سے فرمایا: کہئے، آپ کے حساب سے بارش کب آنی چاہیے؟ اس نے زائچہ بنا کر کہا: ”اس ماہ میں پانی نہیں آئندہ ماہ میں ہوگی۔“ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہر بات پر قادر ہے وہ چاہے تو آج ہی بارش برسا دے۔ آپ ستاروں کو دیکھ رہے ہیں اور میں ستاروں کے ساتھ ساتھ ستارے بنانے والے کی قدرت کو بھی دیکھ رہا ہوں۔ دیوار پر گھڑی لگی ہوئی تھی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے نجومی سے فرمایا: کتنے بجے ہیں؟ عرض کی: سوا گیارہ۔ فرمایا: بارہ بجنے میں کتنی دیر ہے؟ عرض کی: پون گھنٹہ۔ فرمایا: پون گھنٹے سے قبل بارہ بج سکتے ہیں یا نہیں؟ عرض کی: نہیں، یہ سُن کر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُٹھے اور گھڑی کی سوئی گھمادی، فوراً ٹن ٹن بارہ بجنے لگے۔ نجومی سے فرمایا: آپ تو کہتے تھے کہ پون گھنٹے سے قبل بارہ بج ہی نہیں سکتے۔ تو اب کیسے بج گئے؟ عرض کی: آپ نے سوئی گھمادی ورنہ اپنی رفتار سے تو پون گھنٹے کے بعد ہی بارہ بجتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ قادرِ مُطْلَق ہے کہ جس ستارے کو جس وقت چاہے جہاں چاہے پہنچا دے۔ آپ آئندہ ماہ بارش ہونے کا کہہ رہے ہیں اور میرا رب

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾: مجھ پر کثرت سے زُرُودِ پاک پڑھوئے شک تمہارا مجھ پر زُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامِ مغیر)

عَوَّجَلَّ چاہے تو آج اور ابھی بارش ہونے لگے۔ زَبَانِ اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے اتنا نکلتا تھا کہ چاروں طرف سے گھنگھور گھٹا چھا گئی اور جھوم جھوم کر بارش برسنے لگی۔ (انوارِ رضا، ص ۳۷۵ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور) اللہ عَوَّجَلَّ کسی اُن پر

رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے نول

آ برس جا کہ نہا دھو لے یہ پیاسا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مزدور شہزادہ

مدینۃ المرشد بریلی شریف کے کسی محلّے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ

رَحْمَةُ الرَّحْمٰن مَدْعُو تھے۔ ارادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لیے پاکی کا اہتمام کیا۔

چُنانچہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سُو ا رہ گئے اور چار مزدور پاکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔

ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یکا یک امام اہلسنت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پاکی میں سے آواز

دی: ”پاکی روک دیجئے“ پاکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فوراً باہر تشریف لائے اور

بُھڑائی ہوئی آواز میں مزدوروں سے فرمایا: سچ بتائیے آپ میں سپید زادہ کون ہے؟ کیونکہ

میرا دَوَقِ ایمان سرورِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشبو محسوس کر رہا ہے، ایک

مزدور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حضور! میں سپید ہوں۔ ابھی اس کی بات مُکمل بھی نہ ہونے

﴿مَنْ مَّصَّطَفٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجْهُ بِرَأْسِ دُرٍّ وَشَرِيفٌ بِرَأْسِ أَهْلِ كَيْلَةٍ أَيْبَ قَبْرِ إِدَا بِرْ لَهْتَ اَوْرَقِرْ اِطَاعِدْ بِهَازِ عَتَايَ﴾۔ (عبارتِ ان)

پائی تھی کہ عالمِ اسلام کے مُقتدِ پریشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنا عمامہ شریف اُس سپدِ زادے کے قدموں میں رکھ دیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی آنکھوں سے پُپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر التجا کر رہے ہیں: مُعَزَّز شہزادے! میری گستاخی مُعاف کر دیجئے، بے خیالی میں مجھ سے بھول ہو گئی، ہائے غضب ہو گیا! جن کی نعلِ پاک میرے سر کا تاجِ عزّت ہے، اُن (یعنی شہزادے) کے کاندھے پر میں نے سواری کی، اگر بروزِ قیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دوشِ نازنین اس لیے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہوگی۔ کئی بار زبّان سے مُعاف کر دینے کا اقرار کروالینے کے بعد امامِ اہلسنّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آخری التجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشعوری میں ہونے والی خطا کا کفارہ جہی ادا ہوگا کہ اب آپ پاکی میں سوار ہوں گے اور میں پاکی کو کاندھا دوں گا۔ اس التجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بلند ہو گئیں۔ ہزار انکار کے بعد آخر کار مزدور شہزادے کو پاکی میں سوار ہونا ہی پڑا۔ یہ منظر کس قدر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیل القدر امام مزدوروں میں شامل ہو کر اپنی خداداد علمیت اور عالمگیر شہرت کا سارا اعزاز خوشنودیِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر ایک گمنام مزدور شہزادے کے قدموں پر نثار کر رہا ہے!

(انوارِ رضا ص ۴۱۵) اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری

بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿فَرَمَانٌ مُّصْطَفًّى﴾ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک کھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا غرضے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

تیری نسلِ پاک میں ہے پچّہ پچّہ نور کا

تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرا نا نُور کا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنِیوی علوم میں مہارت کی نادر حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کی اُلفتِ آلِ رسول کی یہ حالت ہو اس کے عشقِ

رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کون اندازہ کر سکتا ہے! امامِ اہلسنّت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ

جہاں ایک عاشقِ رسول اور باکرامت ولی تھے وہیں ایک زبردست عالمِ دین بھی تھے، کم و

بیش پچاس علوم پر آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کو کامل و سترس (یعنی مہارت) حاصل تھی۔ دینی

علوم کی برکت سے دُنِیوی علوم خود آگے بڑھ کر آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدم چومتے تھے۔

اس ضمن میں ایک حیرت انگیز واقعہ پڑھئے اور جھومئے۔ چنانچہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے

وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے یورپ میں تعلیم حاصل کی تھی اور برصغیر کے صفِ

اَوّل کے ریاضی دانوں میں سے ایک تھے۔ اتفاق سے ریاضی کے ایک مسئلے میں ان کو

مشکل پیش آئی، بہتیرا سر کھپایا مگر حل سمجھ میں نہ آیا۔ چنانچہ جرمنی جا کر اس مسئلے کو حل کرنے

کا قصد کیا۔ حضرت علامہ سید سلیمان اشرف صاحب قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ القوی اس دور

میں یونیورسٹی کے شعبہ دینیات کے ناظم تھے۔ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا بلکہ

اصرار کیا کہ آپ جرمنی جانے کی تکلیف اٹھانے کے بجائے یہاں سے چند گھنٹے کا سفر

﴿فَرَمَانٌ مُّصْطَفًّى صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم﴾: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کر کے بریلی شریف چل کر امام اہلسنت حضرت مولانا امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے اپنا مسئلہ حل کروالیجئے۔ ڈاکٹر صاحب نے حیرت سے کہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں! کیا یہ ریاضی کا مسئلہ کوئی ایسا مولانا بھی حل کر سکتا ہے جس نے کبھی کالج کا منہ تک نہ دیکھا ہو، نا بابا! بریلی شریف جا کر اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا۔ مگر سپد سلیمان شاہ صاحب رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کے بہیم اصرار پر وہ ان کے ساتھ مدینہ المرشد بریلی شریف حاضر ہو گئے۔ امام اہلسنت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت ناساز تھی لہذا ڈاکٹر صاحب نے عرض کی: مولانا! میرا مسئلہ بے حد پیچیدہ ہے، ایک دم دریافت کرنے جیسا نہیں، ذرا اطمینان کی صورت ہو تو عرض کروں۔ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: آپ بیان کیجئے۔ ڈاکٹر صاحب نے مسئلہ پیش کیا امام اہلسنت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا، جواب سُن کر ڈاکٹر صاحب سکتے میں آ گئے اور بے اختیار بول اُٹھے کہ آج تک عِلْمِ لَدُنِّی (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست ملنے والے علم) کا سنتے تو تھے مگر آج آنکھوں سے دیکھ لیا۔ میں تو اس مسئلے کے حل کے لیے جرمی جانے کا غم یا تجزیم کر چکا تھا مگر حضرت مولانا سپد سلیمان اشرف قادری رضوی صاحب رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری رہبری فرمائی۔ امام اہلسنت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا ایک قلمی رسالہ منگوا یا جس میں اکثر مَثَلثوں اور دائروں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں، ڈاکٹر صاحب بحر حیرت میں غرق ہوئے جارہے تھے۔ کہنے لگے: میں نے تو اس علم کو حاصل کرنے کے لیے ملک بہ ملک سفر کیا، بڑا

فَإِنْ مَضَىٰ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (برانی)

روپیہ خرچ کیا، یورپین اساتذہ کی جوتیاں سیدھی کیں تب کچھ معلومات ہوئی مگر آپ کے علم کے آگے تو میں محض ایک طفلِ مکتب (یعنی مدرسے کا بچہ) ہوں۔ یہ تو ارشاد فرمائیے، اس فن میں آپ کا اُستاد کون ہے؟ فرمایا: کوئی اُستاد نہیں۔ اپنے والدِ ماجد رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ سے چار قاعدے جمع تفریق، ضرب اور تقسیم اس لیے سیکھے تھے کہ تر کے (یعنی وراثت) کے مسائل میں ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ شرح چُعْمِیْنِی شروع ہی کی تھی کہ والدِ صاحب رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ نے فرمایا: کیوں وقت ضائع کرتے ہو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دربار سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔ چنانچہ آپ جو کچھ ملاحظہ فرما رہے ہیں یہ سب سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی کا کرم ہے۔

مسائلِ زیشت کے جتنے بھی تھے پیچیدہ پیچیدہ

نبی کے عشق نے حل کردیئے پوشیدہ پوشیدہ

ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب پر امامِ اہلسنت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ کی جلالتِ علمی اور خوش خلقی کا اس قدر اثر ہوا کہ انہوں نے صوم و صلوة کی پابندی شروع کر دی اور چہرے پر داڑھی مبارک بھی سجالی۔ (مُلَخَّصُ از حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۲۲-۲۲۹)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَی مُحَمَّد

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

مَنْقِبَتِ اَعْلٰی حَضْرَتِ رَحْمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

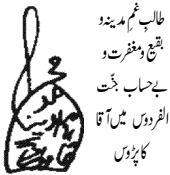
تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا
دورِ باطل اور ضلالتِ ہند میں تھا جس گھڑی تُو مجدد بن کے آیا اے امام احمد رضا
اہلسنت کا چین سر سبز تھا شاداب تھا اور رنگ تم نے چڑھایا اے امام احمد رضا
تُو نے باطل کو مٹا کر دین کو بخشی جلا سنتوں کو پھر جلایا اے امام احمد رضا
اے امام اہلسنت! نائبِ شاہِ اُمم! کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا
علم کا چشمہ ہوا ہے موجِ زنِ تحریر میں جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا
خُرتک جاری رہے گا فیض کیوں کہ تم نے ہے فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

ہے بدرگاہِ خدا عطرِ عاجز کی دُعا

تُم پہ ہو رَحمت کا سایہ اے امام احمد رضا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

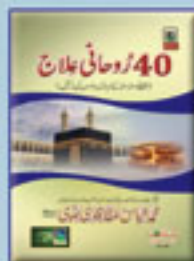


طالب غم مدینہ
تبیغ و مغفرت و
بے حساب بخت
الفرود میں آقا
کا پڑوس

۱۸ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

19-3-2006

شادی ملی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاؤں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھویں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ لَمَّا قَامُوا فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُنّت کی بہاریں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ
 ماحول میں بکثرت شائستگی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شہرعات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار شائقوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے انجمنی انجمنی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی نیت فی الجہا ہے۔ حاجتِ ان رسول کے نیت کی جہاں میں یہ نیت شائقوں کی تہذیب کیلئے سفر اور روزانہ فکر و عہد کے ذریعے نیت فی انصافات کا رسالہ پڑھ کر کے ہر نیت فی ماہ کے اجرائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے نیت و دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن صَلَّاتِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پابند ہونے کا نیت ہے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گواہی کا نیت ہے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بی ذہن، ہائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی فی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی فی قلوبوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل

مكتبة الهدية كى شاخص

- | | | | |
|--------------|--|--------------|--|
| 051-5553765 | • رادپلی لفظی لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے | 021-32203311 | • سرکاری: ہیڈ کوارٹر کے قیام کے لئے |
| | • چنار: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے | 042-37311679 | • لاہور: وائس چانسلر کے قیام کے لئے |
| 068-5571686 | • خان چنار: رادپلی لفظی لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے | 041-2632625 | • سرحد: رادپلی لفظی لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے |
| | • لوہان: چنار: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے | 058274-37212 | • مظفر: چنار: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے |
| 0244-4382145 | • فون: MCB | 022-2620122 | • میاں: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے |
| 071-5619195 | • فون: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے | 061-45111192 | • مکتان: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے |
| 055-4225653 | • فون: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے | 044-2550767 | • کوٹ: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے |
| 048-8007128 | • فون: لیٹری ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے لئے | | |

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، میرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

021-34921389-93 Ext: 1284 :en

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مكتبة الزيت
(مطبعة)